دہلی اردو اخبار

نمبر 251 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیش گی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

12/دسمبر 1841 یوم یک شنبہ

[ص 1 کالم 1]

احکام

ایچ وینسٹ ٹارٹ صاحب حدود ممالک مغربی کے ایجنٹ گورنر جنرل کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے 21 تاریخ جولائی سے 19 ستمبر تک شملہ پر جانے کے لیے رخصت عنایت ہوئی۔ ڈبلیو منکٹن صاحب مقام الہ آباد کے صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے جج کو جو رخصت 22 ماہِ حال کے حکم نامہ کی رو سے پریسی ڈنسی کو جانے کے لیے مرحمت ہوئی سو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے تصور کرنی لازم ہے۔

حکم لفٹنٹ گورنر بہادر

1۔ ممالک مغربی کے لفٹنٹ گورنر بہادر کی مرضی ہے کہ جمیع عہدہ دارانِ سرکاری کو سرشتہ کا کام تفویض کرنے یا لینے کے وقت صحیح کہنا لازم ہے کہ جمیع قوانین اور گزٹ اور تفسیر قوانین کی کتاب اور جمیع سرکولر ہائے مطبوعہ اور اسی طرح کی اور کتابیں جو کہ گورنمنٹ نے سرشتوں کے کام کے لیے عنایت کیں صحیح و سالم ہیں۔ جمیع عہدہ داروں کو لازم ہے کہ کتب سرکاری مذکورہ کو جیسی وصول ہوئی تھیں ویسی ہی اور بموجب اُس رسید کے جو کہ سررشتہ کا کام لینے کے وقت انھوں نے لکھ دی تھی اُس صاحب کو جو کہ ان کے کام پر مقرر ہو تفویض کریں۔ سررشتہ کا کام تفویض کرنے اور لینے کے وقت کتب دفتر کی بابت ایک فہرست مفصل دی اور اس کی رسید یعنی اور جس صاحب نے کہ سررشتہ کا کام لیا اس کو جو رپورٹ کہ وہ گورنمنٹ کو ارسال کرے اس میں امورِ مذکورہ کے بجالانے کے بابت بھی اطلاع دینی لازم ہے۔ لفٹنٹ گورنر بہادر کے حکم سے مشتہر ہوا۔ آر این سی ہملٹن ایکٹنگ سکریٹری۔

کتب قوانین زبان اردو میں

انگریزی معتبر کتابوں سے ترجمہ کی ہوئیں ہندوستانی مدرسین مدرسہ دہلی کی اور بہت احتیاط سے درست کی گئیں۔

	قیمت واسطے خریداران کے جو پیش از تیار ہونے کے خریدیں	جو بعد تیار ہونے کے خریدیں ہے
مکناٹن صاحب کے اصول دھرم شاستر	3 روپے	4 روپے

ایضاً ایضاً آئین محمدی ہے	3روپے	4روپے
اردو ترجمہ سراجی کا سید محمد کا کیا ہوا ہے	3روپے	4روپے
اسکپ وڈ صاحب کا اسسٹنٹ مجسٹریٹ گائڈ	4روپے	5روپے
پرنسپ صاحب کا خلاصہ قوانینِ دیوانی مع ان قوانین		
دیوانی کے جو حال میں جاری ہوئے ہیں جولائی 1841 تک	7روپے	9روپے

جس شخص کو خریدنا ان کتابوں کا مرکوز ہو پنڈت رام کشن کو جو مدرسہ دہلی میں ہیں لکھ بھیجے۔

مقدمات خاندان شاہی

ایک دستور العمل مجوزہ گورنمنٹ در باب حکومت عدالت دیوانی فوجداری بیچ مقدمات [ص1 کالم2] خاندانِ سلطانی اور قلعہ مبارک کے مورخہ 7/اکتوبر 41، جاری ہوا ہے منقسم ہے چند دفعہ پر بسبب عدم گنجایش عبارت طویل کے خلاصہ حسبِ ذیل مرقوم ہے۔ خلاصہ دفعہ اوّل انتظام عدالت دیوانی فوجداری اندرونِ قلعہ مبارک متعلق حکومت بادشاہی سے رہے اور حضور والا سنگین مقدمات میں ایجنٹ سے مشورہ کریں گے۔ حاکمان عدالت کو قلعہ میں کچھ تعلق نہیں، دوم قلعہ والے جب باہر ہوں گے تو سوائے مفصلہ ذیل بے شک زیرِ حکم عدالتیں ہوں گے، سوم بادشاہ اور ولی عہد اپنی ذات سے حکم عدالتین سے اور بیٹے اور بھائی بادشاہ حال اور سابق کے حکم عدالت فوجداری سے نہ دیوانی سے باہر ہیں اور حکم فوجداری ان پر جاری ہوگا معرفت ایجنٹ دہلی کے جو نظر رکھے گا عزت ان لوگوں کی۔ چہارم جو دیوانی میں قلعہ والوں پر جو باہر رہتے ہیں ہوگی سو معرفت ایجنٹ کے جوابدہی ہوگی پانچویں بادشاہ اختیار رکھتے ہیں زندگی تک جائداد (کذا) تعلق سلطنت میں اور حاکم ہیں بیچ مقدمہ عطیہ سلطانی کے جو اپنی طرف یا پہلے بادشاہوں کی طرف سے ہے اور جو لوگ اس طرح کے عطیہ کا دعویٰ رکھتے ہیں وہ بادشاہ کو درخواست دیں گے واسطے تجویز کے بے واسطہ یا بواسطہ ایجنٹ کے نہ عدالت دیوانی میں اور اس میں فیصلۂ حضورِ والا نافذ ہوگا اور عدالت دیوانی اس پر عمل کرے گی اور اجرا کرے گی اور سب دعوے اس عطیہ کے سوا بادشاہ پر یا اُن پر جن کو بخشش سلطانی ہے سماعت ہوں گے عدالتوں میں اور فیصل ہوں گے مثل مقدمات کے چھٹی جو حکم عدالتوں سے بموجب اس دستور العمل کے جاری ہوں گے قلعہ کے رہنے والوں پر اجرا اس کا معرفت ایجنٹ کے ہوگا۔

فوتِ کرنیل جیمس اسکنر

تحقیق سنا گیا کہ 4 تاریخ اس مہینے کی نو بجے رات کو صاحب موصوف جا نچک مر گیا دو بجے دن کو کچھ شکایت آثارِ تپ کی تھی معلوم ہوتا ہے کہ اصل خلل ہیضہ کا تھا رات کو دوا قئے کی لی سوائے ڈاکٹر (کذا) کے کوئی نہ پہنچا۔ خلق

عام اور فیاضی اور شجاعت اور لیاقت نام ان صاحب کی شہرۂ آفاق ہے محتاج بیان کی نہیں ہندوستانی امیر وغریب کا ماباپ تھا اس کے مرنے سے بھی بڑا تباہ ہو گیا بہت لوگ اس صاحب سے پرورش پاتے تھے

قندھار

وہاں کی چٹھی سے واضح ہے کہ سپاہ جنرل ناٹ صاحب کی جو کہ مقام لیہری میں گئی تھی وہ پہلی تاریخ نومبر کو آنے کو تھی اور رجمنٹیں 16 اور 42 اور 43 پیادگانِ ہندوستانی کی چندروز میں از راہِ شکار پور ہندوستان کو مراجعت کریں گی۔ رجمنٹ 13 ملکہ کی اور رجمنٹ 35 پیادگان ہندوستانی واسطے فتح کرنے کسی قلعہ کے جو کہ درمیان کابل اور جلال آباد کے واقع ہو گئیں ہیں لیکن ابھی کچھ حال وہاں کا نہیں معلوم ہوا ایک اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ جنرل موصوف نے بھی کچھ واسطے کمک فوج کابل کے قندھار سے بھیجی ہے (کذا)۔

[ص 2 کالم 1]

کابل

مضمون سے ایک چٹھی کابل کے حال بے تدبیری اور بے انتظامی صاحبان پولیٹی کل بہت دریافت ہوتا ہے ایک مثال ان کی بے تدبیری کی یہ ہے کہ انھوں نے کمسریٹ یعنی گودام اور اسباب توپخانہ کو شہر کے اندر رکھا تھا جو کہ آخر کار سرکشوں کے ہاتھ لگ گیا اور سپاہِ انگریزی بغیر اس کے بڑی بلا میں مبتلا ہو گئی۔ مارا جانا سر الکزینڈر برنس اور اور افسروں کا آفیشیل چھٹیوں سے بھی ثابت ہوتا ہے لیکن یہ نہیں معلوم ہوا کہ یہ لوگ دوبدو میدانِ جنگ میں مارے گئے کہ دشمنوں نے ان پر غافل پا کر حملہ کیا اور قتل کیا یقین ہے کہ پچھلی حالت ہی ان پر گزری ہو گی کیونکہ مارا جانا اس قدر افسروں کا معرکہ میں ایک دفعہ ہی ناممکن معلوم ہوتا ہے کچھ عجب نہیں کہ اس طوفان بے تمیزی اور سرکشی کی ہوا نے قندھار اور بامیان میں بھی اثر کیا ہو اور وہاں بھی چند افسر کام آئے ہوں اور سچ یہی ہے کہ جب کہ افسروں کے پاس کافی سامان لڑائی اور خوراک کا نہ ہو تو وہ اپنے خالی ہاتھ پاؤں سے کیا کام کر سکتے ہیں سوائے اس کے کہ یا تو وہ اطاعت مخالفوں کی قبول کریں یا مفت ان کے ہاتھوں سے مارے جاویں اور بلوائے عام میں کچھ عجب نہیں جو افغان سپاہ شاہ شجاع الملک کے بھی انھیں ہتھیاروں سے جو کہ گورنامنٹ نے ان کے ہاتھ دئے ہیں افسرانِ انگریزی کو ہلاک کریں اس میں شک نہیں کہ اس طرف لوگ گورنمنٹ سے مذہبی اور ملکی دونوں طرح کا کینہ رکھتے ہیں اور کہتے کہ ان کافروں نے اس ظالم بادشاہ کو ہمارا حاکم بنایا ہے اور شکست ہائے متواتر اور نقصان اپنے سے بھی غضب ناک ہو رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ قندھار تو تا پہنچنے کمک اور مدد کے تھابنا جا سکتا ہے لیکن اگر دشمنوں نے بامیان پر حملہ کیا تو اس کا روکنا بہت مشکل ہے۔ القصہ وہاں کافی سپاہ کا بھیجنا پر ضرور ہے چنانچہ تین رجمنٹیں تو ابھی روانہ کی گئی ہیں اور اغلب ہے کہ اور بھی بھیجی جاویں گی بموجب حکم لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر یا کمانڈر انچیف

صاحب کے اور اغلب ہے کہ ایک فوج معقول بہ موجب حکم نواب گورنر جنرل بہادر کے بھی بھیجی جاوے گی اگر نواب ممدوح عنقریب امیر دوست محمد خان کو وہ ملک پھر نہ دے دیں گے اور اپنی سپاہ کو نہ بلالیویں گے۔ واضح ہوتا ہے کہ کرنیل وائلڈ صاحب رجمنٹ 3 اور رجمنٹوں 53 اور 60 اور 64 کے برگیڈیر ہوں گے بہ باعث اپنی لیاقت کے یہ صاحب مہم جودھ پور میں بھی عہدہ برگیڈیر کا رکھتے تھے۔ پچھلے اخباروں سے معلوم ہوتا ہے کہ کپتان اسپوٹس وڈ صاحب رجمنٹ شاہ کے بھی مارے گئے سنا جاتا ہے کہ کلارک صاحب پولیٹی کل ایجنٹ لدھیانہ نے اکثر خطوط تعلقہ داروں کے امی سرداروں قوم سکھ کے اس مضمون کے گرفتار کیے ہیں کہ اس وقت انگریزوں پر حملہ کرنے کا موقع ہے کیونکہ کابل میں بھی ان پر بلوۂ عظیم ہے۔

تبت ولداخ

ایک معتبر کارسپانڈنٹ کے لکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زورآور سنگھ متوسل والیِ لاہور نے مقام مذکورین چینیوں سے شکست کھائی اور طرف لداخ کے الٹے پھر آتے ہیں اور سپاہ چین کی ان کا تعاقب کرتی آتی ہے چنانچہ سردار مذکور ان سے معاملہ کیا چاہتا ہے لیکن اہلِ چین بموجب اپنے قدیمی قاعدہ جاہلیت کے اس کے سوالوں کو نہیں سنتے منظور کرنا تو بہت دور ہے چھ سات ہزار سپاہ سردار مذکور کا تعاقب کرتی آتی ہے سو اغلب ہے کہ سردار [ص 2 کالم 2] مذکور لداخ تک نہیں پہنچنے پاوے گا۔ علاوہ اس کے زورآور سنگھ کو یہ بھی تردد ہے کہ سرکار لاہور سے اسے بقید تاریخ حکم ہے کہ فلانی تاریخ تک لداخ میں پہنچے اگر اس میں قصور کرے گا تو راجہ گلاب سنگھ اسے بطور ایک سرکش کے گرفتار کر کے واسطے سزایابی کے بھیج دیں گے اور یہ نتیجہ اس کا ہے کہ اس نے 15 تاریخ اکتوبر کو بعضے اضلاع کمایوں کو خراب کیا تھا چنانچہ سرکار لاہور نے گورنمنٹ کو کہا ہے کہ اگر سردارِ مذکور تاریخ مذکور تک لداخ میں نہیں تو اس کی سزا دہی کا اختیار میں تمہیں دے دوں گا سو سردارِ مذکور ہر طرف سے سخت مشکل میں ہے۔

اودھ

آگرہ اخبار سے ظاہر ہے کہ کرنیل لو صاحب رزیڈنٹ نے جو واسطے ولایت جانے کے رخصت لی تھی سو بالفعل روانگی اپنی موقوف رکھی اور یہ اس باعث سے ہے کہ مسٹر کینٹر اور لو صاحب نے جو دیوالا نکالا اس میں ان کا بڑا روپیہ ڈوب گیا اور نظر بریں صاحب ممدوح رہ گئے کہ پھر روپیہ جمع کر لیں۔ شاہ اودھ نے بھی تین لاکھ روپیہ واسطے خریدنے کچھ اسباب کے ٹرنیان مذکورین کے پاس بھیجا تھا سو ان کے دیوالا نکلنے سے بہت رنج شاہِ ممدوح کو بھی ہوا صاحب اخبار لکھتا ہے کہ مقام مذکورین دروازۂ اخذ و جر کھلا ہوا ہے اور غدر مچ رہا ہے کرنیل موصوف اگرچہ بہت نیک نام اور متدین تنہائی زمانہ ہیں لیکن نہایت سادہ ہیں قابل عہدہ رزیڈنٹی کسی ہندوستانی دربار کے نہیں ہیں اگرچہ انھوں نے کسی سے ایک حبہ بھی نہیں لیا ہے لیکن یہ سب جانتے ہیں کہ ان کے پہلے منشی الطاف حسین نے تیرہ

لاکھ روپیہ یہاں سے پیدا کیا تھا اور اب بھرون بابو پانچ لاکھ روپیہ کا آدمی ہے رفتہ رفتہ بتدریج اس شخص نے بھی ڈیڑھ لاکھ روپیہ انھیں دیوالیوں کے ہاں کھویا ہے مشرف الدولہ جو کہ صرف 18 مہینے سے نائب مختار و وزیر ہیں اس نے سترہ لاکھ روپیہ جمع کیا ہے چند روز ہوئے کہ درون سنگھ نے اسے 82 ہزار روپیہ اور فقیر محمد خان نے 58 ہزار اور ابو طالب خان نے تیس ہزار روپیہ بطور نذرانہ دیا تھا اور علی ہذا القیاس اوروں نے بھی دیا تھا حتی کہ کل روپیہ نذرانہ کا چھ لاکھ جمع ہوا تھا اور پھر بھی صاحب رزیڈنٹ اسے دیانت دار تصور کرتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں کہتے ہیں کہ جس دن مشرف الدولہ مذکور نے یہ حال سنا کہ کرنیل موصوف نے ارادہ روانگی ولایت کا موقوف کیا تو وہ بہت خوش ہوا۔

کوئٹہ

اس طرف کے اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ کمپ ایجنسی ابھی دادر میں ہی ہے اور نصیر خان اور کرنیل سٹیسی صاحب ایک تھوڑے سے فاصلہ پر ہیں ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ وہ درستیاں جو کہ خانِ قلات کر رہا ہے درہ میں بہت امن وامان پیدا کریں گی کہتے ہیں کہ خانِ موصوف سب کا عزیز ہو رہا ہے۔ ایک رجمنٹ سواروں کی نے ایک رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی نے کوئٹہ سے طرف مقام بیبی کے کوچ کیا ہے لیکن سبب کوچ کا نہیں معلوم ہوتا۔ قندھار کی چٹھیاں جو کوئٹہ میں آئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ رجمنٹیں بنگال کی اور کمپنیاں توپخانہ کی پانچویں تاریخ نومبر کو قندھار سے کوچ کریں گی اور [ص 3 کالم 1] بیسویں تاریخ کوئٹہ اور 9 تاریخ دادر میں پہنچیں گی۔

ہنگولی

واضح ہوتا ہے کہ مقامِ مذکور کی طرف ایک شخص جو کہ اپنے تئیں آپا صاحب مشہور کرتا ہے مقام مہاپور میں بیچ اجتماع سپاہ کے مصروف ہے اس طرح کہ مقام مذکور میں اس نے ایک وکیل اپنا بھیجا ہے اس نے تیس روپیہ شاہراہ سوار کا اور پندرہ روپیہ مشاہرہ پیادوں کا مقرر کرنا شروع کیا ہے چنانچہ کہتے ہیں کہ قریب دو تین ہزار آدمیوں کے اس نے جمع کر لیے ہیں۔ مفسدوں کی تنبیہ کے واسطے کچھ سپاہ اور توپیں ہنگولی اور ایلچ پور سے روانہ ہوئی ہیں۔

COPYRIGHT

ترجمہ خط

واضح ہو کہ ایک شخص نے خط شاہِ اودھ کو لکھا ہے ترجمہ اس کا یہ ہے آپ کو چاہیے کہ اس بات سے آگاہ ہوویں کہ چھ لاکھ روپیہ سالانہ جو کہ واسطے امورات مخفیہ اور بنام نہاد صاحب رزیڈنٹ اور ان کے اسسٹنٹوں اور سکریٹریوں گورنر جنرل اور ان لوگوں کے جو کہ کچھ اختیار کلکتہ میں رکھتے ہیں آمدنی ملک میں سے وضع کیا جاتا ہے وہ صرف غلط اور بے سروپا ہے چاہیے کہ آپ یاد رکھیں کہ اس روپیہ میں سے ایک حبہ بھی واسطے مطلب مذکور کے نہیں کام آتا لیکن ان لوگوں کے جیبوں میں جاتا ہے جو کہ درمیان آپ کے اور صاحب رزیڈنٹ کے گفتگوئے معاملات اور انجاح

امورات میں سرگرم ہیں اور اگر آپ اس بات میں کچھ شک رکھتے ہوں تو آپ کرنیل لو صاحب رزیڈنٹ حال سے رجوع کیجیے تو اس راست بیانی کا آپ کو تیقن ہو۔ چونکہ آپ ہر ایک طرح کا خرچ کم کرتے جاتے ہیں اور ساتھ اس خیال کے آپ سپاہ کو گھٹاتے ہیں اور ان لوگوں کو موقوف کرتے ہیں جنھوں نے کہ آپ کے واسطے اپنا خون بہایا ہے تو اس طرح کے اخراجات پر نگاہ رکھنی اور اس زر کو بھی اپنی آمدنی میں شامل کرنا آپ کے واسطے کچھ بہتر نہ ہوگا۔ علاوہ اس کے اور بہت سی باتیں ہیں جس کے بیان پر میں جاری رہ سکتا ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ حالات کبھی نہیں آپ کے کانوں تک پہنچیں گے آپ کے ملازمین کے طور اِس پرانی انگریز مثل کو سچ ثابت کرتے ہیں کہ سچ کبھی نہیں ایک تخت تک پہنچتا کچھ شک نہیں کہ عملہ گان صاحبانِ رزیڈنٹ اور پولیٹی کل ایجنٹوں کے اس قسم کے رئیسوں سے اسی طرح پر روزمرہ کام کرتے ہیں اور ہمارے ملک کے اکثر عقلمند اکثر راجہ اور نواب علیٰ قدر حال پرستش اور خدمت گزاری میں بارگاہِ عملگانِ مذکور کے بدل و جان مصروف رہتے ہیں وہ نصیحت پکڑیں اس بات کو کہ انھیں اپنا گھر لٹانے کا اختیار ہے عملہ کو چاہیں سودیں ان کے اپنے لیے اور یہ ان کی ریاست ہے کہ کبھی ظاہر نہ کریں لیکن ان کو لازم ہے کہ صاحبانِ رزیڈنٹ یا ان کے اسسٹنٹ وغیرہ کے نام سے کبھی ایک حبہ نہ دیوں اور اگر دیویں تو بڑے بے وقوف ہوں جو خود ان سے ظاہر نہ کریں وہ خود ان سے ہم کلام ہوتے ہیں جو چاہیں کہہ سکتے ہیں اس میں بہت فائدے ہیں ایک یہ کہ اگر وہ صاحب درحقیقت نہیں لیتا تو وہ ان کی دانست کی تہمتِ بے دیانتی سے رہائی پاوے گا ایک یہ کہ اس جھوٹے خیانت کار عملہ کا حال ظاہر ہوگا ایک یہ کہ ان کا روپیہ ناحق جو جاتا تھا نہ جاوے گا۔[ص 3 کالم 2] اور اگر وہ صاحب جس کے نام کا دیا ہے فی الحقیقت لیتا ہے تو وہ ان سے اپنا لینا ظاہر کرے گا اور ان سے آنکھ اس کی خود ہمیشہ جھکی رہے گی جو کچھ ہوگا بغیر کاٹ قصور کے اس کی جیب میں ہوگا

سگولی

وہاں کی ایک چٹھی مورخہ 15 ماہ گزشتہ کے بموجب صاحب اخبارِ کلکتہ لکھتا ہے کہ راجہ نیپالی کو کوئی سوال پیش کیا گیا تھا اور بجبر اس سے وہ بات کروایا چاہتے تھے سو چونکہ وہ امر محض خلاف مرضی راجہ کے تھا اس واسطے بخیال اس کے یہ امر آخر کو باعث تکرار اور جھگڑے کا ہوگا۔ راجہ موصوف مع تین رجمنٹوں کے اپنے دارالخلافہ سے اٹھ کر اور اب مقام سبولیاہ میں مقیم ہے جو کہ سگولی سے سولہ کوس کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں لفٹنٹ ولیمس صاحب اسسٹنٹ صاحب رزیڈنٹ کے انھیں فہمایش کرتے ہیں واسطے مراجعت کرنے کے ان کے دارالخلافہ کو جب کہ لفٹنٹ موصوف راجہ کے نزدیک پہنچے تو نہایت خوش اخلاقی سے اس نے اپنے مقام کو بدل ڈالا جب تک کہ اسسٹنٹ مذکور بھی اپنی جگہ پر چلے آئے جو کہ درمیان سرحدات اور پہاڑوں کے ہے کہتے ہیں کہ ارادہ راجہ کا واسطے سفر بنارس کے مصمم ہے اور اگر لفٹنٹ موصوف راجہ کو فہمایش نہیں کرسکیں گے تو اغلب ہے کہ کچھ سپاہ سرحدات پر بھیجی جاوے گی۔

آگرہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ صاحب والا مناقب لفٹنٹ گورنر بہادر آگرہ 2 تاریخ کو اس مہینے کی مع کمشنر فرینکو صاحب کے داخل آگرہ ہوئے اور چوتھی تاریخ کمانڈر انچیف صاحب بہادر کے پہنچنے کی بھی خبر تھی کہتے ہیں کہ صاحب موصوف اور ان کے ہمراہی بلوائی کابل کی خبر سن کے بہت ملول ہوئے ہیں۔ مسٹر طامسن صاحب بہادر سکریٹری جو کہ سابق میں سکریٹری لفٹنٹ گورنر بہادر کے خبر تھی کہ وہ بھی میرٹھ اور دہرہ دون اور منصوری سے دورہ کر کے آگرہ میں مراجعت کریں گے مطلب ان کا دیکھنا حال محالات کے بندوبست کا تھا۔ خبر تھی کہ کرنیل اسپیرز صاحب بہادر رزیڈنٹ گوالیار پانچویں تاریخ داخل آگرہ ہوں گے۔ متھرا میں 30 تاریخ نومبر کو پریٹ سواران گھڑ چڑھ انگریزی کی سامنے لفٹنٹ گورنر بہادر کے عمل میں آئی صاحب موصوف ملاحظہ قواعد سے بہت خوش ہوئے۔

اخبار مقامات مختلفہ

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ اکرم خان کو توپ سے باندھ کر اڑا دیا۔ ایک پشاور کی چٹھی مورخہ 17 ماہِ گزشتہ سے واضح ہے کہ جنرل سیل صاحب شہر جلال آباد میں بند ہیں اور سرانجام ضروریات بھی ان کے پاس خوب نہیں ہے اور مخالف کسی کو اندر جانے نہیں دیتے اور محاصرہ کئے ہوئے پڑے ہیں۔ کپتان لپ ٹروٹ صاحب جو کہ طرف پشاور کے روانہ ہوئے تھے اور پھر بلائے گئے تھے وہ پھر مع اسباب توپخانہ کے روانہ ہوئے اور پہلا مقام پشاور میں کریں گے — رجمنٹ 33 پیادگان ہندوستانی نے چوتھی تاریخ اور نویں رجمنٹ ملکہ کے نے 2 تاریخ مراٹھا سے کوچ کیا نویں رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی طرف دہلی کے روانہ ہوئی اس واسطے کہ یہاں بدستور تین رجمنٹیں رہیں۔ [ص 4 کالم 2] کرنیل روس صاحب ایجنٹ جے پور داخل آگرہ ہوئے — کپتان ہملٹن صاحب 34 رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی بجائے کپتان رینی صاحب کے اسسٹنٹ پولیٹی ایجنٹ شملہ کے ہوں گے تا ایام غیر حاضری صاحب مذکورۂ بالا کے۔ اخبار سے ظاہر ہے کہ ہندوستانی چھاپہ خانوں میں کلکتہ کے یہ حال ہو رہا ہے کہ لوگوں کے خانگی راز دریافت کر کے انھیں اس کے چھاپ دینے سے ڈراتے ہیں اور جب تک کہ انھیں کافی روپیہ واسطے چھپانے اُس راز کے نہ دیں جب تک اس کے چھاپنے کے ارادہ سے باز نہیں آتے۔ مقام ننپگ کی چھٹیوں سے واضح ہوتا ہے کہ ایک کشتی دخانی گم ہوگئی اور اس کے راکب مع چند افسروں اور ڈاکٹر کے چینیوں کے ہاتھ گرفتار ہو گئے اور ایک چھوٹی کشتی اور بھی دریائے فورموسا میں گم ہوگئی۔ مولمین کی چٹھیوں سے ظاہر ہے کہ بالفعل تھاراوادلی شاہ برہما سے لڑائی ہوتی نظر نہیں آتی کیونکہ وہ گورنمنٹ انگریزی سے کچھ جھگڑا فساد نہیں کرتا لیکن متحرک ہونے سپاہِ انگریزی سے ہوشیار رہتا ہے اور قلعوں کو مستحکم کرتا رہتا ہے۔

اخبار مدراس سے ظاہر ہے کہ سپاہی رجمنٹ 2 پیادگان ہندوستانی کے بہ ارادہ مولمین کشتی پر سوار ہوئے تھے لیکن انھیں حکم گیا کہ الٹے پھر آ دیں اور سبب اس کا یہ ہے کہ راجہ نے سوالوں کو نواب گورنر جنرل بہادر کے منظور کیا ہے سوال یہ ہے کہ راجہ ممدوح اس قدر روپیہ گورنمنٹ کو ادا کرے جو کہ بہ باعث اس کے آنے کے رنگون میں صرف ہوا ہے اور آئندہ کو اپنی سپاہ بطریق کمک سفیر انگریزی کے پاس پہنچے۔

میجر اوٹریم صاحب اور قوموں کو ہی میں سوال و جواب ہو رہے ہیں صاحب مذکور واسطے اقرار کروانے اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ لوگ اسباب انگریزی کو لوٹا نہ کریں اور ملک میں امن و امان رکھیں۔ خبر تھی کہ وہ حبشی غلام گل محمد خان کا جس نے کہ لفٹنٹ لوڈی صاحب کو مار ڈالا تھا 28 تاریخ اکتوبر کو مارا جاوے گا۔ اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جمعدارِ سرکش عربوں کے نے 10 تاریخ ماہِ گزشتہ کو پھانسی پائی لیکن سنا جاتا ہے کہ وہ بہت دلیری کے ساتھ مرا نہ اپنے ہاتھ بندھوائے اور نہ کسی دوسرے کے ہاتھ سے پھانسی گروائی اور راجہ ان کا واسطے دوام کے جیل خانہ احمد آباد میں قید کیا گیا ہے اور 94 آدمیوں کو جلاوطنی کا حکم ہے۔

نہر

دہلی گزٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بموجب حکم کے کپتان بیکر صاحب نے ایک رپورٹ پیش کی ہے اِس باب میں کہ زیادہ سے زیادہ فائدہ ندی گھگرا اور ستلج کے پانی سے کس طرح حاصل ہوسکتا ہے واسطے بہبودی زراعت کے۔ بعد تحقیقات اور پیمایش کے صاحب ممدوح نے تین تجویزیں سرکار میں پیش کی ہیں اوّل روکنا پانی ندی گھگر کا ضایع ہونے سے کہ اِدھر اُدھر نہ خراب جاوے نہر لانے میں اور اس میں خرچ تیس ہزار روپیہ ہوگا اور اس سے فائدہ فی الفور ضلع حصار اور بھٹیانہ کو ہوئے گا۔ نفع اِس صرف سے فیصدی 80 ہر سال میں یا کل چوبیس ہزار روپیہ ہر سال میں۔ دوسری۔ لانے کو ایک نہر ستلج سے لدھیانہ اور فیروز پور کے درمیان سے [ص 4 کالم 2] اس میں پچاس ہزار روپیہ صرف ہوگا اور نفع کی تعداد ابھی نہیں باندھی لیکن چونکہ یہ نہر ان جگہ جاوے گی جہاں پانی نایاب ہے سوائے کنویں کے جن میں دوسو فٹ گہراؤ پر پانی ہے تو اس میں شک نہیں کہ انجام کو بہت فائدہ ہوگا۔ تیسری۔ لانے کو ایک بڑی نہر ستلج سے بارہ کوس پرے روپڑے سرہند کے مغرب کو ہوتی ہوئی اور کچھ اور آگے دو شاخوں میں تقسیم کی جاوے گی ایک شاخ تو جنوب کو حصار کے علاقہ میں اور دوسری سرکاری علاقہ اور سکھوں کے سرحدوں میں ہوتی ہوئی ستلج میں جا گرے گی۔ اس نہر کے کھودنے میں پچیس لاکھ روپیہ کی برآورد خرچ کی ہے اور انجام کو 30 فیصدی سالانہ فائدہ ہوگا کیونکہ یہ شمار کیا گیا ہے۔ اس نہر کے پانی سے چھ لاکھ بیگھہ زمین کو فائدہ ہوگا جو خراب اور افتادہ ہے۔ یہ تدبیر اگر سرکار اختیار کرے گی تو فقط خاص سرکار ہی کو فائدہ نہیں بلکہ لوگوں کو بھی بہت فائدہ ہوگا اور آبادی بہت ہو جاوے گی قحط سالی جو اکثر ہوتی ہے رفع ہو جاوے گی اجناسِ بیش قیمت بہت پیدا ہوں گی۔

COPYRIGHT

بوٹینک باغ

ڈاکٹر فاکز صاحب معین ہوئے ہیں بعہدہ جنرل سپرینڈنٹ باغِ بوٹینک سرکاری بیچ شمال مغربی اضلاع کے جو سہارنپور اور منصوری میں ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ صاحب بہت تجربہ کار اور اس فن میں منتخب روزگار ہیں۔ ایک جزیرۂ اوٹاہٹہ کے درمیان دوآب بہت کثرت سے ہوئی ہے اور نفع دوسو روپیہ فیصدی دیا ہے۔ مال گزاروں کو فائدہ بے شمار ہوگا قیاس کیا چاہیے کہ جن کی زمین نہری اور ڈہری زرخیز ہے اگر وہ اس قسم کی زراعت کریں گے تو کس قدر فائدہ ان کو حاصل ہوگا یہ کتنا بڑا احسان ہے ہمارے حاکموں کا کہ کس کوشش سے اِس قسم کے پودہ بڑھاتے ہیں تا کہ اس ملک کے لوگوں کو ترقی ہووے اور ان باغوں میں اور بھی طرح طرح کی درخت کی پود ہے اور اجناس کی جس کی زراعت سے فائدہ کثیر ہووے سب قسم کی پود ہے جو کوئی وہاں جا کے دیکھنا چاہے تو دیکھے معلوم ہوگا کہ کس کس قسم کے اجناس ہے باڑی سنی وغیرہ کثیر الفائدہ انواع واقسام کی ہیں اگر اسے دیکھیں اور مہارت حاصل کریں تو ظاہر ہو کہ کتنا فائدہ ہوتا ہے۔

کمانڈر انچیف

واضح ہوتا ہے کہ صاحب موصوف یوم دوشنبہ 13 /تاریخ ماہِ حال کو دہلی کی طرف مقام آگرہ سے روانہ ہوں گے چھٹی تاریخ ماہِ حال کو صاحبان سول اور ملٹری آگرہ نے صاحب ممدوح کی ضیافت کی اکثر صاحبان ذیشان مثل کرنیل اسپیرز صاحب وغیرہ کے رقص ودعوت میں شریک تھے۔

سر ولیم مکناٹن صاحب

اخبار بمبئی سے ظاہر ہوتا ہے کہ صاحب موصوف 16 تارخ اکتوبر تک کابل سے نہیں روانہ ہوئے تھے خبر ہے کہ ایک کشتی دُخانی واسطے لینے صاحب موصوف کے کراچی میں بھیجی جاوے گی اور جب صاحب موصوف جائیں گے تب روانہ ہوں گے۔

COPYRIGHT

باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا